التفسیر والتعبیر

مولانا عزیز زبیدی

سُورۃ بقرہ

(قسط ۱۹)

روایات

ان کے تاریخی حقائق کی تفصیل بڑی طویل ہے، جس کا یہ مقام متحمل نہیں ہے بہر حال وہ جتنی بھی ہے انہی حقائق کی ذیلی سرخیاں ہیں جو قرآن حکیم نے بیان فرمائی ہیں جن کا خاکہ اوپر کی سطور میں ہم نے سامنے رکھا ہے۔ کتاب اللہ کی طرح سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض مقامات پر ان کا ذکر کیا ہے، گو ان سب کا استقصا یہاں مشکل ہے، تاہم وہ چند امور جو ضروری ہیں، حاضر ہیں، محمد بن اسحاق کی روایات ابن ہشام اور ابن کثیر سے ماخوذ ہیں۔

غیر اللہ کی پوجا: غیر اللہ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ یہودی حضرت عزیر کی اور عیسائی حضرت عیسٰی کی۔

عن ابی سعید: وغبرات اھل الکتب فتدعی الیھود فیقال لھم من کنتم تعبدون؟ قالوا: کنا نعبد عزیر بن اللہ ...... ثم تدعی النصاری فیقال لھم من کنتم تعبدون: قالوا: کنا نعبد المسیح ابن اللہ! فیقال لھم کذبتم ما اتخذ اللہ من صاحبۃ ولا ولد (بخاری)

خدا کو گالیاں: یہود اور مشرکین عرب نے اللہ کی لڑکیاں اور لڑکے، بیٹے اور بیٹیاں بنا رکھی تھیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ابن آدم نے مجھے گالیاں دی ہیں، حالانکہ ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، یعنی کہتے ہیں کہ خدا کی اولاد ہے۔

واما شتمہ ایای؟ فقولہ: اتخذ اللہ ولدا وانا اللہ الاحد الصمد (ابن مردویہ عن ابی ہریرہؓ)

انبیاء پر تہمتیں: یہود اور نصاریٰ دونوں اس امر پہ مصر تھے کہ وہ یہودی تھے، عیسائی کہتے ہیں کہ وہ نصرانی تھے۔

عن ابن عباسؓ: قال اجتمعت نصاری نجران واحبار یھود عند رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فتنازعوا عندہ فقالت الاحبار: ما کان ابراھیم الا یھودیا وقالت النصاریٰ: ما کان ابراھیم الا نصرانیا فانزل اللہ تعالیٰ: یا اھل الکتب لم تحاجون فی ابراھیم (رواہ محمد بن اسحاق)

اے رسول! ہمارے پیچھے لگ۔ یہودی اور عیسائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنے کے بجائے آپ سے کہتے کہ اگر ہدایت چاہتے ہو تو ہمارے پیچھے چلو اور ہماری اتباع کرو، کیونکہ ہدایت صرف ہمارے پاس ہے۔

عن ابن عباس رضی قال: قال عبد اللہ بن صوریا الاعور لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما الھدیٰ الا ما نحن علیہ فاتبعنا یا محمد تھتدوقالت النصاریٰ مثل ذلک فانزل اللہ عزوجل (وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا) وقولہ (قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا (رواہ محمد بن اسحاق)

اپنی حالت۔ دعویٰ یہ کہ ہدایت صرف ہمارے پاس ہے اس لیے رسولِ کریم کو بھی ان کے پیچھے چلنا چاہیے، مگر اپنی حالت یہ کہ: انبیاء کے بجائے اتباع اپنے آباؤ اجداد کی کرتے تھے۔

عن ابن عباس: انھا (ایۃ بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا) نزلت فی طائفۃ من الیھود دعاھم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الاسلام فقالوا: بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا (ابن کثیر)

دس کے سوا باقی سب نبی ان میں آئے۔ یہ بات نہیں کہ ان کے پاس نبی نہیں پہنچے اور ان کو باپ دادوں کی راہ اختیار کرنا پڑی، بلکہ معاملہ برعکس ہے، اللہ کے نبی ان کے پاس پہنچے اور کافی پہنچے، دس کے سوا باقی سب نبی ان کے ہاں پہنچے۔

کل الانبیاء من بنی اسرائیل الا عشرۃ: نوح وھود وصالح وشعیب وابراھیم واسحاق ویعقوب واسمعیل ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ محمد بن جعفر الانباری (ابن کثیر)

جبرائیل ہمارا دشمن ہے۔ انبیاء کے پاس جو وحی آتی ہے وہ حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے آتی ہے مگر ان کا کہنا ہے کہ وہ تو ہمارا دشمن ہے۔

ولو کان ولیک سواہ تابعناک وصدقناک قال فما یمنعکم ان تصدقوہ؟ قالوا انہ عدونا (ابن جریر طبری)

رب ہمارا محتاج ہے۔ دماغ کی خرابی کی بھی حد ہوتی ہے مگر ان کا باوا آدم ہی نرالا ہے: کہتے ہیں کہ خدا کی تو ہمیں حاجت نہیں، وہ ہمارا محتاج ہے۔

دخل ابوبکر الصدیق بیت المدراس فوجد من یهود ناسا کثیرۃ قد اجتمعوا علی رجل منهم یقال لہ فنحاص وکان من علمائهم واحبارهم ..... فقال فنحاص: واللہ! یا ابا بکر ما بنا الی اللہ من حاجۃ من فقر وانہ الینا لفقیر الخ۔ رواہ محمد بن اسحاق)

مشائخ اور علماء بھی نہیں ٹوکتے تھے۔ بدنصیبی یہ تھی کہ ان کے مشائخ اور علماء بھی ان کو اس قسم کی حماقتوں سے نہیں روکتے تھے، اگر آج روکتے تو کل ان کے ساتھ شیر و شکر بھی ہو رہتے۔

خطب علی ابن ابی طالب۔ فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال: ایها الناس انما هلک من کان قبلکم برکوبهم المعاصی ولم ینههم الربانیون والاحبار (رواہ ابن ابی حاتم۔ ابن کثیر)

انبیاء کرام کو قتل کیا۔ مانا تو کجا انبیاء کرام علیهم الصلوٰۃ والسلام کے قتل سے بھی دریغ نہ کیا، ایک نہیں، دس بیس نہیں، سو نہیں تین سو نبی قتل کر ڈالے۔

قال ابن مسعود: قتلت بنو اسرائیل ثلث مائۃ نبی من اول النهار واقاموا سوق بقلهم من اٰخرہ (ابن جریر طبری وابن ابی حاتم)

نکی مدنی کے قتل کی سازش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتل کی بھی سازش کی۔ بکری کے گوشت میں زہر ملا کر دیا۔

عن ابی هریرۃ قال: لما فتحت خیبر اهدیت لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاۃ فیها سم ..... قال هل جعلتم فی هذہ الشاۃ سما فقالوا: نعم! قال فما حملکم علی ذلک، فقالوا: اردنا ان کنت کاذبا ان نستریح منک وان کنت نبیا لم یضرک۔ (رواہ ابوداؤد واحمد والبخاری والنسائی)

بنو نضیر نے سازش کی کہ مکان پر چڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پتھر لڑھکا دیا جائے تاکہ جھنجھٹ ختم ہو۔

فخلا بعضهم ببعض قالوا لن تجدوا محمدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اقرب منہ الآن فمن رجل یظهر علی هذا البیت فیطرح علیہ صخرۃ فیریحنا منہ؟ فقال عمرو بن جحاش ابن کعب: انا، فاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ الخبر فانصرف عنہ (ابن هشام)

آخرت میں ان پر جھوٹ بولیں گے۔ جب انبیاء اور ان کی امتوں کو بلا کر پوچھا جائے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی پوچھا جائے گا کہ کیا آپ نے ان سے کہا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو خدا بنا

لیتا، تو آپ انکار کریں گے۔ پھر عیسائیوں سے پوچھا جائے گا تو یہ کمبخت، ذرہ حیا نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ ہاں انھوں نے ہم سے کہا تھا۔

عن ابی موسی الاشعری: قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا کان یوم القیمۃ دعی بالانبیاء داعھم ثم یدعی بعیسیٰ۔۔۔۔۔۔ ثم (أانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللّٰہ) فینکر ان یکون قال ذلک فیوتی بالنصاری فیسئلون فیقولون: نعم ھوا مرنا بذالک۔ (رواہ ابن عساکر وابن کثیر)

بیت المقدس کی تباہی۔ ان ظالموں نے باہمی بغض وعناد کی وجہ سے بیت المقدس کو تباہ کرایا۔

عن قتادۃ: قولہ (وسعی فی خرابھا) قال ھو بخت نصر واصحابہ خوب بیت المقدس واعانہ علی ذلک النصاری وقال سعید عن قتادۃ قال اولیئک اعداء اللّٰہ النصاری حملھم بغض الیھود علی ان اعانوا بخت نصر البابلی المجوسی علی تخریب بیت المقدس (رواہ عبد الرزاق۔ ابن کثیر) وروی فی تفسیرہ عن ابن عباس: ھم النصاریٰ: کانوا یطرحون فی بیت المقدس ویمنعون الناس ان یصلوا فیہ (ابن کثیر)

حیلے باز اور مکار۔ یہ بہت بڑے مکار اور حیلے باز بھی ہیں: حضور نے فرمایا: تم بھی ان کی طرح حیلے باز نہ بنو۔

عن ابی ھریرۃ: ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: لا ترتکبوا ما ارتکبت الیھود فتستحلوا محارم اللّٰہ بادنی الحیل (رواہ ابن بطۃ۔ ابن کثیر)

آپ نے فرمایا: یہودیوں کا ناس ہو: اللہ نے ان پر چربی کھانا حرام کی تو انھوں نے اسے بیچ کر اس کے منافع کھائے۔

قاتل اللّٰہ الیھود حرمت علیھم الشحوم فباعوھا واکلوا ثمنھا (رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ)

ان کے ہاں کتاب الحیل کا سلسلہ کافی طویل ہے۔

انھوں نے مچھلی پکڑنے کے لیے حیلہ کیا کہ اس دن بند لگا کر روک لیتے، اگلے دن پکڑ لیتے، کیونکہ اس دن مچھلیاں آتی نہیں تھیں۔ (ابن کثیر)

بہت بڑے فرقہ باز بھی تھے۔ اختلاف رائے الگ بات ہے کہ فروع کو اصولوں کے درجے میں رکھ کر ایک دوسرے کی تکفیر، تضلیل یا تضحیک اور تحقیر کے سامان کرنا بجائے خود بے دینی ہے، جس میں یہ بنی اسرائیل بُری طرح مبتلا تھے: یہودی کہتے عیسائی کچھ نہیں وہ کہتے یہودی کچھ نہیں۔

عن ابن عباس : قال لما قدم اھل نجران من النصاریٰ علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتتھم احبار یھود فتنازعوا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال رافع بن حرملۃ ما انتم علی شیئ وکفر بعیسیٰ وبالانجیل وقال رجل من اھل نجران من النصاریٰ للیھود: ما انتم علی شیئ وجحد نبوۃ موسیٰ وکفر بالتوراۃ (رواہ محمد بن اسحاق)

حضور فرماتے ہیں : یہ لوگ، بہتر فرقوں میں تتر بتر ہو گئے یعنی بے شمار فرقے بن گئے تھے۔

عن معاویۃ بن ابی سفیان : فلما قدمنا مکۃ حین صلی الظھر فقال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: ان اھل الکتابین افترقوا فی دینھم علی ثنتین وسبعین ملۃ الحدیث (رواہ احمد عن ابی عامر) وفی روایۃ: تفرقت امۃ موسیٰ علی احدیٰ وسبعین ملۃ سبعون منھا فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وتفرقت امۃ عیسیٰ علی ثنتین وسبعین ملۃ، واحدۃ منھا فی الجنۃ واحدیٰ وسبعون منھا فی النار وتعلوا امتی علی الفرقتین جمیعًا واحدۃ فی الجنۃ وثنتان وسبعون فی النار (رواہ ابو بکر بن مردویہ - ابن کثیر)

بہت بے اعتبار ے۔ اپنی کج روی اور بے دینی کی بنا پر ان پر سے لوگوں کا اعتماد اُٹھ گیا تھا: ایک مسلم کا ایک اسرائیلی سے زمین کا جھگڑا تھا۔ مقدمہ حضورؐ کے پاس گیا آپؐ نے مسلم سے کہا کہ کوئی گواہ؟ کہا: نہیں ہے، یہودی سے کہا کہ: قسم دے! مسلمان نے کہا۔ ان کی قسموں کا کیا ہے، یہ تو قسم کھالے گا۔

کان بینی وبین رجل من الیھود ارض فجحدنی فقدمتہ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الک بینۃ؟ قلت لا! فقال للیھودی احلف! فقلت یا رسول اللہ اذا یحلف فیذھب مالی (رواہ احمد)

قالوا: انما ھم یھود وقد یجترون علی اعظم من ھذا (ابوداؤد)

قالوا: یا رسول اللہ نوم کفا ر (ابوداؤد)

آپ نے ایک اور موقع پر فرمایا کہ اہل کتاب سے مت پوچھا کرو، وہ خود گمراہ ہیں تمہیں کیسے راہ دکھائیں گے۔

لاتسئلوا اھل الکتب عن شیء فانھم لن یھدوکم وقد ضلوا (رواہ ابویعلی ابن کثیر)

حضور سے کہتے ہیں کہ: پانچ چیزوں کے بارے میں اگر آپ صحیح جواب دے دیں تو ہم مسلمان ہو جائیں گے، جب آپ نے سب کچھ بتا دیا تو کہنے لگے کہ آپ کا دوست اور وحی لانے والا جبریل نہ ہوتا تو ہم آپ کو مان لیتے۔

قالوا فعند ذلک نفارقک لوکان ولیک غیرہ متابعتک (رواہ احمد عن ابن عباس)

یہود کا حضور سے جو معاہدہ ہوا تھا، اس کے سب سے اہم قبیلہ بنو قینقاع نے سب سے پہلے دھجیاں بکھیری تھیں۔

ان بنی قینقاع کانوا اول یھود نقضوا ما بینھم وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحاربوا فیما بین بدر واحد (رواہ محمد بن اسحاق) فلما کانت وقعۃ بدر اظھروا البغی والحسد ونبذوا العھد (ابن سعد)

اول درجے کے بدزبان۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں تک دینے سے پرہیز نہیں کرتے تھے۔

حضور کو ”سلام علیکم“ کرنے کی بجائے ”اَلسَّامُ عَلَيْكَ“ (تجھ کو موت آئے) بولتے تھے (بخاری)

بنو قریظہ کے قلعوں کے پاس جب حضرت علی پہنچے تو سنا کہ وہ حضور کی شان میں بدزبانی کر رہے ہیں اور گالیاں دے رہے ہیں۔

اذا دنا من الحصون سمع منھا مقالۃ قبیحۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھم (طبری)

کبھی ”راعنا“ کہہ کر اپنے دل کی بھڑاس نکال لیتے تھے (تفسیر ابن جریر)

حق کو چھپانا۔ صحیح مسلک حق کی اشاعت اور حق کی تعمیل ہے، جو لوگ اسے چھپاتے ہیں وہ اہل حق نہیں ہو سکتے، ان کو کتمانِ حق کا مرض بھی لگ گیا تھا۔

زانی کو سنگسار کرنے کے متعلق آپ نے ان سے پوچھا تو صاف مکر گئے کہ تورات میں اس کا حکم نہیں، اور رجم کرنے کی جو آیت تورات میں درج تھی اس پہ ہاتھ دے رکھا تھا کہ نظر نہ آئے، حضرت عبداللہ بن سلام نے ان کا ہاتھ اوپر اٹھایا تو رجم کا صاف حکم موجود تھا۔

ان الیھود جاؤا الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برجل وامرأۃ ایتا فقال لھم کیف تفعلون بمن زنی منکم قالوا نحممھما ونضربھما فقال لا تجدون فی التوراۃ الرجم قالوا لا نجد فیھا شیئًا فقال لھم کذبتم فأتوا بالتوراۃ فاتلوھا ان کنتم صدقین، فوضع مدراسھا الذی یدرسھا کفہ علی آیۃ الرجم فطفق یقرأ مادون یدہ وما وراءھا ولا یقرأ آیۃ الرجم فنزع یدہ عن ایۃ الرجم فقال ما ھذہ فلما رأوا ذلک قالوا ھی آیۃ الرجم فامربھما فرجما (بخاری)

یہودیوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں، رسولِ کریم نے فرمایا تو پھر حج کرو، کہنے لگے کہ ہم پر حج فرض نہیں کیا گیا۔

قالت الیھود: فنحن مسلمون ..... فقال لھم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ فرض علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا فقالوا لم یکتب علینا وابوا ان یحجوا (رواہ سعید بن منصور۔ ابن کثیر)

پرایا مال اپنا ۔ ان کا نظریہ تھا کہ جو غیر یہودی ہیں، ان کا مال ٹور لینا روا ہے، ایک شخص نے حضرت ابن عباس سے پوچھا، جنگ میں چھوٹی موٹی چیزیں مثلاً مرغی وغیرہ مل جائے تو کیا کیا جائے؟ آپ نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو، کہنے لگے تم نے تو وہی بات کی جو اہل کتاب کہتے تھے۔

انا نصیب فی الغزو من اھل الذمۃ الدجاجۃ والشاۃ، قال ابن عباس: فتقولون ماذا؟ قال: نقول لیس علینا بذلک بأس، قال: ھذا کما قال اھل الکتاب: لیس فی الامیین سبیل (آل عمران ع) (رواہ عبد الرزاق)

رب کنجوس ہے ۔ ایک یہودی نے حضورؐ سے کہا کہ آپ کا رب کنجوس ہے، خرچ کرتا ہی نہیں۔

قال ابن عباس قال رجل من الیھود یقال لہ شاس بن قیس ان ربک بخیل لا ینفق (رواہ محمد بن اسحٰق)

تورات انجیل سے استفادہ نہیں کرتے ۔ تورات اور انجیل ان کے سامنے ہے مگر فائدہ نہیں

اٹھاتے، صرف طوطے کی طرح ان کو پڑھ لیتے ہیں۔

اولیس ھذہ الیھود والنصاریٰ یقرؤن التوراۃ والانجیل ولا ینفعون بما فیھما بشیء (رواہ ابن ماجۃ)

اپنے وقت کے دانشور ہیں۔ وہ اپنے وقت کے دانشور ہیں کہ جھوٹ موٹ بیان کر کے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں ان کو "بُہت" کہتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن سلام جو پہلے خود بھی یہودی تھے، انھوں نے ان پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا

ان الیھود قوم بُھت (بخاری) قال ابن حجر: ھو الذی یبھت السامع بما یفتریہ علیہ من الکذب (فتح)

ان کے سردار رستہ گیر۔ لوٹ کا مال آتا تھا تو چوتھا حصہ ان کا ہوتا تھا۔

عن عدی بن حاتم فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا عدی اسلم تسلم فقلت انا من اھل دین، قال انا اعلم بدینك منك فقلت انت اعلم بدینی منی؟ قال: نعم، الست من الرکوسیة وانت تاکل مرباع قومك قلت بلی! قال فان ھذا لایحل لك فی دینك الحدیث (رواہ احمد)

آمد سے پہلے انتظار پھر انکار۔ حضورؐ کی بعثت سے پہلے آپ کا انتظار کرتے تھے۔ جب آگئے تو انکار کیا۔

عن ابن عباس: ان یھود کانوا یستفتحون علی الاوس والخزرج برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل مبعثہ فلما بعثہ اللہ من العرب کفروا بہ (رواہ محمد بن اسحاق)

الٰہی! مضر کو تباہ کر۔ یہودی قبیلہ مضر کے خلاف دعا کرتے ہوئے کہا! الٰہی! مضر کو پامال کر دے اور ان کو شدید قحط میں مبتلا فرما۔

اللّٰھم اشدد وطأتك علی مضر واجعلھا علیھم سنین کسنی یوسف، یجھر بذلك (بخاری)

اکثر درگزر فرماتے۔ انتہائی اور سنگین صورتِ حال کے سوا عموماً آپ نے ان کی زیادتیوں کو معاف ہی کیا ہے۔

قال اسامة بن زید: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصحابہ یعفون عن

المشرکین واھل الکتاب کما امرھم اللہ ویصبر علی الاذی: قال اللہ (فاعفوا واصفحوا الایۃ) (رواہ ابن ابی حاتم۔ ابن کثیر)

اکثر ان کے ساتھ موافقت کرتے۔ جب تک آپ کو اللہ کی طرف سے منع نہ آتی آپ عموماً اہل کتاب کے ساتھ موافقت رکھنے کی کوشش فرماتے۔

قالوا ھذا یوم صالح، یوم نجی اللہ عزوجل فیہ بنی اسرائیل من عدوھم فصامہ موسیٰ علیہ السلام فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انا احق بموسیٰ منکم فصامہ وامر بصومہ (رواہ احمد وبخاری) کان یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر فیہ بشیء (بخاری)

اہل کتاب سے نکاح۔ جمہور کا مذہب یہی ہے کہ اہل کتاب، یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے نکاح جائز ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نظریہ ہے کہ موجودہ حالات میں اس سے پرہیز ہی کیا جائے۔

تزوج حذیفۃ یھودیۃ فکتب الیہ عمر: خل سبیلھا: فکتب الیہ اتزعم انھا حرام فاخل سبیلھا؟ فقال لا ازعم انھا حرام ولکنی اخاف ان تعاطوا المومنات منھن (تفسیر ابن جریر طبری)

ان ابن عمر کرہ نکاح اھل الکتب وتاول (ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن) وقال (البخاری) وقال ابن عمر لا اعلم شرکا اعظم من ان تقول: ربھا عیسیٰ (رواہ ابن ابی حاتم۔ ابن کثیر) لیکن یہ قیاس ہے جو نص کے مخالف ہے۔

سنگدلی۔ یہ اس قدر سنگ دل تھے کہ ایک یہودی نے دو پتھروں کے درمیان ایک لونڈی کا سر رکھ کر اسے کچل دیا تھا۔ چنانچہ اسی طرح اس کا سر بھی دبا گیا تھا۔

ان یھودیا قتل جاریۃ علی اوضاح لھا فرضخ راسھا بین حجرین...... فاخذ الیھودی فلم یزل بہ حتی اعترف فامر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یرض راسہ بین حجرین (بخاری وابوداؤد وغیرہ عن انس)

او بندر و خنزیرو!۔ قریظہ کے قلعوں کے زیر سایہ کھڑے ہو کر آپ نے ان کو یوں مخاطب فرمایا۔ بندروں اور خنزیروں کے بھائیو! اور طاغوت کے پجاریو۔

قام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم قریظۃ تحت حصونھم، فقال یا اخوان

القردة والخنازیر و یا عبد الطاغوت الخ (ابن کثیر)

دراصل اس میں عبرت آموز تلمیح ہے کہ : غور کرو کہ جن آبا پر تم فخر کر رہے ہو وہ کیا تھے اور تم خود ان کے نقش قدم پر چل کر، کس طرف بڑھ رہے ہو؟

اوباش - ان کا با اثر طبقہ اوباش قسم کے لوگوں پر مشتمل تھا۔

زمانۂ جاہلیت میں فیطون نامی ایک با اثر یہودی تھا، جس کا یہ حکم تھا کہ جس لڑکی کی شادی ہو، پہلے اسے اس کے پاس بھیجنا چاہیے، اس کے بعد وہ اپنے اصلی گھر جا سکتی ہے، جس کو آخر ایک غیور شخص نے قتل کر ڈالا تھا (وفاء الوفاء)

ایک انصاری لڑکی ان کی دکان پر پہنچی تو انھوں نے بازاری انداز میں اسے چھیڑا۔ (ابوداؤد وغیرہ)

غیر عادلانہ نظام - بنو نضیر کے اگر کسی فرد کو بنو قریظہ کا آدمی قتل کر دیتا تو بدلے میں اسے قتل کر دیا جاتا، اگر بنو نضیر کا آدمی بنو قریظہ کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو قاتل قتل نہ کیا جاتا، اس سے صرف تاوان وصول کر لیا جاتا۔

اذا قتل رجل من قریظة رجلا من النضیر قتل به واذا قتل رجل من النضیر رجلا من قریظة فودی بمائة وسق من تمر (ابو داؤد) لیکن جب اسلام آیا تو پھر قصاص کا اصول جاری ہوا : النفس بالنفس (ابو داؤد)

ان کو سلام میں پہل نہ کرو۔ یہود و نصاریٰ کو پہلے سلام نہ کرو۔

لا تبدءوا الیہود ولا النصاری اذا لقیتم (مسلم - ابوھریرۃ)

وعلیک یا علیکم کہو۔ یہود جب سلام کرتے ہیں تو "السام علیکم" (تم کو موت آئے) کہتے ہیں تم بھی جواباً صرف "وعلیکم" اور "علیک" کہا کرو۔

اذا سلم علیکم الیھود فانما یقول احدھم "السام علیک" فقل وعلیک (صحیحین، ابن عمر)

اذا سلم علیکم اھل الکتاب فقولوا وعلیکم (صحیحین - انس)

ایک دفعہ یہودیوں کے ایک گروہ نے ایسا کیا تو حضرت عائشہ بولیں : علیکم السام ولعنة بعض روایات میں ہے۔ السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب علیکم مگر آپ نے فرمایا : اے عائشہ نرمی کرو۔

استاذن رھط من الیھود علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالوا السام علیکم

نقلت بل علیکم السام واللعنة (صحیحین ۔عائشة) وفی روایة للبخاری : السام علیکم ولعنکم الله وغضب علیکم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مهلا یا عائشة علیك بالرفق (بخاری)

یہ لوگ قابلِ اعتبار نہیں ہیں۔ حضرت زید فرماتے ہیں، آپ نے مجھے سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا اور فرمایا، مجھے مکاتیب کے سلسلے میں ان سے ڈر لگتا ہے۔

امرنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال انی ما آمنُ یهود علی کتاب (ترمذی - زید بن ثابت)

ان پر راستہ تنگ کرو۔ جب پاس سے یہود گزریں تو ان پر راستہ تنگ کر دو (تا کہ وہ احساسِ کمتری میں مبتلا رہیں)

واذا لقیتم احدهم فی طریق فاضطروه الی اضیقه (مسلم - ابوهریره)

چھینک، کا جواب ۔ یہود عمداً حضور کے پاس بیٹھ کر چھینکیں لیتے تاکہ آپ ان کو یرحمکم اللہ کہیں مگر آپ اس کے بجائے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم کہتے۔

کان الیهود یتعاطسون عند النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یرجون ان یقول لهم یرحمکم الله فیقول یهدیکم الله ویصلح بالکم (ترمذی - ابوموسیٰ)

ایمان نہ لائے تو دوزخی ۔ یہودی اور نصرانی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو دوزخی ہوں گے۔

والذی نفس محمد بیده لا یسمع بی احد من هذه الامة یهودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت به الاکان من اصحاب النار (بخاری ومسلم)

نماز میں آنکھیں بند کرنا ۔ حضرت مجاہد کا کہنا ہے کہ نماز میں آنکھیں نہیں بند کرنا چاہیے کیونکہ یہ یہود کا طریقہ ہے۔

یکره ان یغمض الرجل عینیه فی الصلوٰة کما یغمض الیهود (مصنف عبدالرزاق ص۲۷۱/۲)

امام ابن سیرین فرماتے ہیں کہ: اگر ادھر ادھر کا دھیان اور التفات نماز میں زیادہ ہو جائے اور آنکھ بند رکھنے سے فائدہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

کان یؤمر اذا کان یکثر الالتفات فی الصلوٰة فلیغمض عینیه (ایضاً)

عبادت اور ساز: سرور اور ساز غیر مسلم اقوام کی عبادت کا جزو ہیں، یہی حال قوم یہود اور نصاریٰ کا ہے، جو ان کے گرجوں میں اب بھی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ جب عبادت کے لیے بلاتے تو ساز سے ہی مدد لیتے۔

"فقال بعضهم اتخذوا مثل ناقوس نصاری وقال بعضهم قرنا مثل قرن اليهود" (صحيحين عن ابن عمر)

ساز نفسانی تحریک کے لیے کھاد کا کام دیتے ہیں، عبادت کا تقاضا ہے کہ نفسانی تحریکات کو رام کیا جائے، ان حالات میں ان سازوں سے انھوں نے جو کچھ پایا ہے۔ ہم سب کے سامنے ہے، اب مسلمانوں میں بھی ایک طبقہ "سماع اور غنا" کو دینی تقریبات اور شعائر کا جزو بنا کر ان کی راہوں پر دوڑنے کی سعی کرنے لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے! امام ابن القیم فرماتے ہیں جب نصاریٰ کے راہبوں اور رہنماؤں نے دیکھا کہ عوام دین سے بیزار ہو رہے ہیں تو انھوں نے "موسیقی" تصاویر اور خانہ ساز تقریبات کو اپنی عبادت کا جزو بنایا تاکہ لوگ جمع ہو جایا کریں۔

"ولما علمت الرهبان والمطارنة والاساقفة: ان مثل هذا الدين تنفر عنه العقول اعظم نفرة، شدوه بالحيل والصور في الحيطان بالذهب واللازورد والزنجفر وبالارغل وبالاعياد المحدثة" (اغاثة: ص ٢٩٨/٢)

معلوم ہوا کہ مساجد کو مزین اور آراستہ پیراستہ کرنا بنی اسرائیل کی نقالی ہے اور روحِ عبادت کے لیے مضر۔ یہی حال بدعی تقریبات اور گا گا کر "عبادت" کی رسومات ادا کرنے کا ہے۔

ترمذی شریف مع اردو ترجمہ

ترمذی شریف مترجم از علامہ بدیع الزمان صاحب برادرِ اکبر علامہ وحید الزمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، ایک طرف احادیث اعراب کے ساتھ بالمقابل سلیس اردو ترجمہ، ہر حدیث کے نیچے نہایت شاندار شرح جو کہ ایک عالم اور عام آدمی کے لیے یکساں مفید ہے، کاغذ سفید گلیز، سنہری ڈائی دار جلد علاوہ ازیں عربی، اردو، دینی کتابیں خریدنے اور بیچنے کے لیے ہمیں یاد فرمائیں۔

ملنے کا پتہ

رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار لائلپور